## مختصر تذکرہ

# حضرت شاہ ولی محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ

شاہ ولایت سیکر شریف راجپوتانہ

چمنے کہ تا قیامت گل او بہار بادا
صنمے کہ بر جمالش دو جہاں نثار بادا

مختصر تذکرہ

# حضرت شاہ ولی محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ

شاہ ولایت سیکر شریف راجپوتانہ

مُرتّبہ

حکیم سیّد اکرام حسین شاہ سیکری

زیرِ اہتمام

ادارۂ بزمِ چشتیہ حیدرآباد

اس کتاب کی اشاعت کے تمام مصارف، منتسبۂ عالیہ حضرت شاہ ولی محمد چشتی رحمتہ اللہ علیہ شاہ ولایت سیکر شریف کی ایک مُریدہ **شہزادی بیگم** بنت نور محمد اُود ے پوری نے ادا کئے ہیں دُعا ہے کہ خداوند کریم اپنے حبیب پاک صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں عزیزہ شہزادی بیگم کی تمام دلی مرادیں بر لائے۔ دُنیا میں مسرت اور آخرت میں جنت عطا فرمائے۔

دُعاگو

سید اکرام حسین سیکری

| | |
|---|---|
| اشاعت اوّل | ۱۹۶۳ء |
| تعداد اشاعت | ایک ہزار |
| مطبوعہ | سعید آرٹ پریس حیدرآباد پاک |
| کاتب | سعید میرٹھی |
| قیمت | ایک روپیہ |

○

## ملنے کا پتہ

پاکستان میں [illegible] ڈاکٹر محمد سرور (ہومیو) بلاک نمبر ۲۹ کوارٹر ۳۹۳

سٹلائیٹ ٹاؤن ۔ میرپور خاص (سابق سندھ)

۲:۔ مہتمم خانقاہ چشتیہ ٹنڈو الہیار (سندھ) پاکستان

۳:۔ رہنمائے صحت دواخانہ ۔ کھائی روڈ حیدرآباد پاک

ہندوستان میں:۔

۱:۔ آستانہ عالیہ حضرت شاہ ولی محمد چشتی رحمتہ اللہ علیہ

سیکرہ شریف (راجستھان) انڈیا

○

# پیش لفظ

از جناب وقار راشدی صاحب مصنف "بنگال میں اردو" سنہرا دین وغیرہ

تاج العارفین حضرت سید شاہ ولی محمد چشتی المعروف بہ شاہ ولی اللہ رحمتہ اللہ علیہ اُن اولیائے کبار اور بزرگان دین میں سے تھے جن کی ذات با برکات کی بدولت راجپوتانہ میں تجلیات الٰہی اور انوار محمدیؐ کی ضیاء پاشی ہوتی رہی۔ اسلامی تہذیب اور تمدن کی کرنیں پھوٹیں اور جن کے رُشد و ہدایات۔ کشف و کرامات، روحانی کمالات اور علوم و فیوض کا سرچشمہ آج تک جاری و ساری ہے۔

سائنس کے اس ترقی یافتہ دور میں جب کہ انسان انسانیت کو ترستا ہے خلوص، محبت اور رواداری کا فقدان ہے

ع صدق و اخلاص و صفا باقی نماند

کی وجہ یہ ہے کہ ہم مذہب و روحانیت سے بہت دور جا چکے ہیں۔ ہم ایسی گھٹی گھٹی فضا اور گھناؤنے ماحول میں سانس لے رہے ہیں جہاں بقول حضرت جگر مراد آبادی مرحوم ؎

جہلِ خرد نے دن یہ دکھائے
گھٹ گئے انساں بڑھ گئے سائے

ان حالات کے پیشِ نظر ماحول اور معاشرے کی اصلاح و تطہیر کی خاطر ایسے

لٹریچر کی اشد ضرورت ہے جو اللہ اور رسول کی تعلیمات، اسلاف کے کارناموں اور اسلام کی عظمتوں کا حامل ہو۔

مبارک ہیں وہ ہستیاں جو مادی منفعت سے بے نیاز اس نیک مقصد کے تحت تبلیغ و اشاعت اور تصنیف و تالیف جیسے مقدس کاموں میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ حضرت اکرام حسین ان ہی مبارک ہستیوں میں سے ایک ہیں۔

محترم و مکرم حضرت مولانا حکیم سید اکرام حسین صاحب سیکری، سلسلۂ عالیہ چشتیہ کے پابند شریعت، جامع الصفات و مجموعۂ کمالات بزرگ ہیں۔ سراپا گداز، مجسم اخلاق و اخلاص اور محبت و مروت کے پیکر۔ آپ کی زندگی خدمتِ خلق اور خدمتِ علم و ادب کیلئے وقف ہے گویا آپ اپنی ذات میں ایک انجمن اور ایک ادارہ ہیں۔

آپ دنیاوی علوم پر ہی نہیں، دینی علوم پر بھی کامل دستگاہ رکھتے ہیں۔ فنِ حکمت اور فلسفہ تصوف کے متعلق آپ کی کئی مفید اور قابلِ قدر تصانیف شائع ہو چکی ہیں۔ آپ نے بڑی محنت اور عقیدت سے یہ گلہائے عقیدت چنے ہیں اور اپنے روحانی پیشوا حضرت شاہ ولی اللہؒ کی خدمتِ اقدس میں بطور خراجِ عقیدت پیش کئے ہیں صوفیائے کرام اور علمائے دین کے سوانح و تذکرے قوم کے اخلاق و کردار سنوارنے اور روحانی تربیت میں مدد دیتے ہیں اور آنیوالی نسلیں ان سے روشنی کا کام لیتی ہیں مجھے یقین ہے کہ آپکی یہ کوشش علمی اور ادبی حلقوں میں قدر و منزلت کی نگاہوں سے دیکھی جائیگی ۔

اک شمع بھی ظلمات میں جلتی ہے بمشکل

"بزم وخت"
جہلم آباد پاکستان

خاکسار، وقار راشدی
۳۰ جنوری ۱۹۶۳ء

# ارشادِ شکورؒ

از قلم حضرت مولانا صوفی عبدالشکور صاحب نظامی کمبل پوش اکبر آبادی۔ حیدرآباد پاک

بسم اللہ الرحمن الرحیم ○

خداوند عالم کے بے انتہا احسانات ہیں کہ اس نے اپنے پیارے حبیب حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے صدقہ میں کائنات کو بنایا اور اپنے خاص بندوں کو پیدا فرماکر مخلوق کی رہنمائی فرمائی اور راہ ہدایت دکھائی۔ ہر زمانہ میں جہاں تاریکی کا دور رہا ہے وہاں شمع نورانی بھی روشن فرمائی ہے۔

ریاست سیکر میں ایک چشتی چراغ ایسا روشن ہوا۔ جس نے سیکر راجپوتانہ کے چپہ چپہ اور گوشہ گوشہ کو منور فرمادیا۔ وہ ذات والاصفات حضرت سید ولی محمد شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ شاہ ولایت سیکر کی ہے جو مصداق ؎

عَلَيْكُمْ بِمَذْهَبِ السَّلَفِ الصَّالِح (ترجمہ) تم کو لازم ہے کہ گذشتہ بزرگوں اور صالح لوگوں کی پیروی واقتدار اختیار کرو۔

اس راستہ پر گامزن رہے اور اس کا سبق ہم سب کو سکھا گئے۔ انہوں نے یہ سبق اپنے پیر و مرشد حضرت سید غلام محمدؒ المعروف بہ شاہ مسکین شاہ صاحبؒ جے پوری سے حاصل کیا یعنی حضرت شاہ ولی محمد چشتی سیکری رحمۃ اللہ علیہ حضرت مسکین شاہ کے خلیفہ تھے ———— اور ———— حضرت ولی محمد چشتیؒ کے خلیفہ حضرت مولانا حکیم سید کرامت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ ہوئے۔ ان کے مقبول اور محبوب خلیفہ حضرت حکیم سید اکبر علی شاہ صاحبؒ

ہوئے ان کے جانشین و خلیفہ حضرت صاحبزادہ حکیم سید سجاد حسین شاہ صاحبؒ سیکری ہوئے۔ اب ان کے جانشین حضرت حکیم سید اکرام حسین شاہ صاحب سیکری زاد اللہ فیضانہم حیدر آباد سندھ میں موجود ہیں۔ مخلوق کو آپ کی ذات گرامی سے برابر فیض پہنچتا رہتا ہے۔ فقیر حقیر سے پُرخلوص محبت رکھتے ہیں۔ اس فقیر و حقیر کے پیر و مرشد حضرت سید احمد علی جمالی شاہ صاحب نقابدار کمبل پوش رحمتہ اللہ کو بھی حضرت مسکین شاہ صاحبؒ کے خلیفہ حضرت صادق علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ سے خلافت اور اجازت ہے۔

حضرت حکیم صاحب موصوف اس سلسلہ کے سبب اکرام زیادہ فرماتے ہیں۔

راقم الحروف

محمد عبد الشکور صادق شاہ نظامی کمبل پوش

اکبر آبادی

گرو نگر۔ حیدر آباد۔ پاک

۴ر فروری ۱۹۶۳ء

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم ؕ

# سرِ خاکِ شہیدے برگ ہائے لالہ می پاشم

زبدۃ العارفین حضرت شاہ ولی محمد چشتی سیکری رحمۃ اللہ علیہ المعروف بہ شاہ ولی اللہ چشتی رح سیکر شریف (شیخاوائی) راجستھان (انڈیا) کے مشہور بزرگ ہیں آپ سنگھانہ کے مشہور خاندانِ سادات کے چشم و چراغ ہیں۔ طبی دنیا میں آپ ایک طبیب جسمانی کی حیثیت سے اور روحانی دنیا میں طبیب رُوحانی کی حیثیت سے نزدیک و دور مشہور ہیں۔ دنیائے طریقت میں آپ حضرت سید غلام محمد رح المشہور بہ حضرت مسکین شاہ صاحب رح جے پوری کے عزیز ترین مُرید اور اجل خلفاء میں سے ہیں۔

حضرت مسکین شاہ صاحب رح سلسلۂ عالیہ نقشبندیہ میں حضرت شاہ غلام علی دہلوی کے خلیفہ اور سلسلۂ عالیہ چشتیہ میں حضرت مولانا شاہ نیاز احمد بریلوی رح کے خلیفہ ہیں۔ تیرھویں صدی ہجری میں شیخاوائی کے مشاہیر اولیاء کرام میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ آپ پہلے بزرگ ہیں جن سے سیکر میں ہدایت کے فیض کا چشمہ جاری ہوا۔ اور آپ ہی سیکر کے اوّلین طبیب اعظم ہیں جنہوں نے سب سے پہلے یہاں طبّ یونانی کا چراغ روشن فرمایا۔ علاوہ ازیں اس باب میں بھی آپ ہی کو اولیت حاصل ہے کہ سیکر میں سب سے پہلا کتب خانہ بھی آپ ہی نے اپنی خانقاہ عالیہ میں قائم فرمایا جو عربی فارسی اور قدیم اردو کی نادر و نایاب کتب کا بے نظیر کتب خانہ تھا۔ ان کتابوں کا بیشتر حصہ ضائع ہو چکا ہے۔ تھوڑا حصہ ابھی تک باقی ہے۔ ان کتابوں میں اکثر نسخے تو ایسے نادر و نایاب ہیں کہ ان کا دوسرا نسخہ ہند و پاک کے کسی بڑے کتب خانہ میں شاید

ہو تو ہو۔ غالب گمان یہی ہے کہ نہیں ہوگا۔ چونکہ آپ کے پدر بزرگوار کا تعلق ریاست حیدر آباد دکن سے برسوں رہا تھا غالباً اسی سبب سے وہاں کے ادیبوں اور شاعروں کی قدیم اردو میں لکھی ہوئی بہت سی کتابیں ابھی آجتک اس بے نظیر کتب خانہ کی زینت ہیں۔ ہند و پاکستان میں آپ کے سلسلۂ عالیہ کے متوسلین اور معتقدین کا ایک وسیع سلسلہ پھیلا ہوا ہے۔ عقیدت اور محبت کے اس بڑے حلقے کو باخبر رکھنے کیلئے ضروری ہے کہ آپکے حالات زندگی کو شائع کرایا جائے۔ ابھی تک چند مطبوعہ کتب اور بہت سی قلمی کتابوں میں آپ کا مختصر ذکر کیا گیا ہے۔ اس سلسلہ میں سب سے پہلی جامع اور مکمل سیرت فخرِ خاندانِ ساداتِ سنگھانہ جناب مولوی سید عبدالحمید صاحب سنگھانوی رحمتہ اللہ علیہ نے اپنی ضخیم کتاب "تاریخ ساداتِ سنگھانہ" میں تحریر فرمائی۔ یہ کتاب ابھی تک غیر مطبوعہ ہے امید ہے کہ جلد ہی شائع ہو جائیگی۔ دوسری کوشش راقم الحروف نے کی ہے۔ اس کتاب میں آپ کا اور آپ کے اسلاف کا مکمل اور مفصل تذکرہ لکھا گیا ہے۔ آپ کا وصال سنہ ۱۲۸۳ھ میں ہوا تھا۔ آئندہ سال آپ کو وصال فرمائے پورے سو سال ہو جائیں گے۔ اس مناسبت سے آئندہ سال یہ تذکرہ بطور صدی ایڈیشن شائع کیا جائیگا زیر نظر کتاب جو آپکی مختصر سیرت اور مناقب اور قطعات تاریخ کا مجموعہ ہے چند محبان حضرت ولی اللہ صاحب چشتی رحمتہ اللہ علیہ کی خواہش پر مرتب کیا گیا ہے۔

میں ان تمام شعراء کرام اور اہل قلم حضرات کا ممنون احسان ہوں جنکی نگارشات اس مجموعہ کی زینت ہیں۔

سید اکرام حسین سیکری

مکان نمبر ۹۸۱ لونگ بھگت گلی حیدر آباد

مورخہ ۱۰ فروری سنہ ۶۳ء

# مختصر حالاتِ زندگی

زبدۃ العارفین حضرت شاہ ولی محمد چشتی

رحمۃ اللہ علیہ

شاہِ ولایت سیکر شریف (راجپوتانہ)

از حضرت مولانا سید عبدالمجید صاحب سنگھانوی رح

# نام و نسب

اسم گرامی حضرت شاہ ولی محمد المشہور بہ شاہ ولی اللہ صاحبؒ اور شجرۂ نسب یہ ہے:-

۱:- حضرت مولانا حکیم سید شاہ ولی محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ

۲:- ابنِ حضرت الحاج مولانا حکیم سید امانت علی شاہ صاحب سنگھانوی رح

۳:- ابنِ حضرت مولانا حکیم سید شرف الدین حسین سنگھانوی رح

۴:- ابن حضرت مولانا حکیم سید باب اللہ شاہ سنگھانوی رح

۵:- ابن حضرت مولانا حکیم سید محمد ناصر سنگھانوی رح

۶:- ابن حضرت مولانا میراں حکیم سید مرتضیٰ سنگھانوی رح

۷:- ابن حضرت مولانا سید مصطفےٰ چشتی نظامی سنگھانوی رح

۸:- ابن حضرت مولانا سید سعید فاضل سنگھانوی رح

۹:- ابنِ حضرت سید صالح رضؓ

۱۰:- ابن حضرت سید حمید عارف رضؓ

۱۱:- ابن حضرت الحاج سید شاہ محمد ابراہیم بغدادی ثم السنجانوی رح مورث اعلیٰ سادات قصبہ سنگھانہ دبانی قصبۂ مذکور

۱۲:- ابنِ حضرت ملّا سید عمر بغدادی رضؓ

۱۳:- ابنِ حضرت سید جلال صوفی رضؓ

۱۴:- ابن حضرت سید محمود شہید بغدادی رضؓ

۱۵:- ابن حضرت سید نظام الدین مخدوم زادہ بغدادی رضؓ

۱۶:- ابن حضرت مخدوم سید ابوالخیر رضؓ

۱۷:- ابن حضرت سید داود رضؓ ۱۸:- ابن حضرت سید بہاء الدین رضؓ

۱۹:- ابن حضرت سید سلیمان رضؓ ۲۰:- ابن حضرت سید ابوالفتح رضؓ

۲۱:- ابن حضرت سید عبدالعزیز رضؓ ۲۲:- ابن حضرت سید محمد ابراہیم رضؓ

۲۳:- ابن حضرت امام علی رضا رضؓ ۲۴:- ابن حضرت امام موسیٰ کاظم رضؓ

۲۵:- ابن حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ،

۲۶:- ابن حضرت امام محمد باقر رضی اللہ عنہ،

۲۷:- ابن حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ،

۲۸:- ابن حضرت امام حسین شہید کربلا رضی اللہ عنہ،

۲۹:- ابن امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ

جیسا کہ شجرۂ نسب اور دیگر قلمی کتب سے ظاہر ہوتا ہے آپ سادات رضوی میں سے ہیں حضرت امام علی رضاؓ سے لیکر حضرت مخدوم سید ابوالخیر رضؓ تک آٹھ بزرگ مدینہ منورہ ہی میں رہے۔ حضرت داؤد رحؒ کو حضور غوث الاعظم جیلانی رضی اللہ عنہ، سے بیعت کا شرف حاصل تھا اور آپ کی مجالس حسنہ میں شریک خوش قسمت لوگوں میں آپ کا شمار تھا۔

حضرت سید نظام الدین مخدوم زادہ رضؓ سنہ ۶۱۶ھ میں نقل وطن کر کے بغداد شریف تشریف لے آئے تھے۔ چار بزرگ بغداد ہی میں رہے۔ اسی لئے آپ کے اسلاف "سادات رضوی بغدادی" کہلاتے ہیں۔

حضرت ملا عمر بغدادی رح معاصر امیر تیمور کے تین صاحبزادوں میں سے دو صاحبزادے ہندوستان تشریف لائے۔ منجھلے صاحبزادے حضرت حاجی سید ابراہیم بغدادی بطریق سیاحت ۸۲۸ھ میں بہ عہد سلطان مبارک شاہ دہلی تشریف لائے۔ واپسی پر حضرت ناصر الدین محمود قادری اوچی سے بیعت ہوئے ۸۲۹ھ میں آپ بحکم مرشد اس سرزمین پر تشریف لائے جہاں اب قصبہ سنگھانہ (شیخاوائی) آباد ہے۔ آپ کا وصال ۹۰۰ھ میں ہوا۔ مزار اقدس قبرستان سادات سنگھانہ میں ہے۔

آپ کے صاحبزادے حضرت سید صالح رح ۸۹۴ھ میں پیدا ہوئے آپ سلسلۂ طبابت فرماتے تھے۔ دربار لودھی سے آپ کو طبی خدمات کے صلے میں جاگیر عطا کی گئی تھی۔ ۹۷۵ھ میں وصال فرمایا۔

ان کے صاحبزادے سید سعید فاضل رح نے نارنول اور آگرہ میں علوم رسمیہ کی اعلیٰ تعلیم حاصل کی تھی۔ اپنے وقت کے فاضل مشہور ہوئے۔ فن طب کو آپ نے حکیم علی گیلانی سے حاصل کیا تھا۔

آپ کے صاحبزادے حضرت سید مصطفےٰ چشتی ۹۸۰ھ میں پیدا ہوئے آپ حضرت بندگی شاہ نارنولی کے خلیفہ تھے۔ جہانگیری اور شاہجہانی دور میں آپ کو بھی جاگیریں عطا ہوئیں ہیں۔ ۱۰۵۰ھ میں وصال ہوا۔

آپ کے صاحبزادے حضرت میراں سید مرتضیٰ رحمۃ اللہ علیہ تھے۔ آپ کو دربار شاہجہانی سے جاگیر ملی تھی۔ آپ ہی کے زمانے میں جھنجھنو، سنگھانہ اور نارنول میں اودھمو پٹھیوں یا ست نامیوں کا مشہور ہنگامہ ۱۰۸۲ھ میں ہوا تھا۔

آپ کے صاحبزادے حضرت سید محمد ناصر صاحبؒ ۱۰۸۰ھ میں پیدا ہوئے عالمگیر اعظم، شاہ عالم اوّل، فرخ سیر اور محمد شاہ کے عہد میں آپ کو شاہی عطیات ملے ہیں۔ اپنے ہم وطن معاصر قاضی عبدالولی صاحب کی تحریک سے آپ ان کے شیخ حضرت شاہ حکیم اللہ جہاں آبادی سے بیعت ہو کر صاحب خلافت و اجازت ہوئے۔

ان کے صاحبزادے حکیم سید باب اللہ شاہ صاحبؒ نہایت مشہور بارسوخ اور فاضل طبیب گذرے ہیں۔ علاوہ متعدد شاہی عطیات و اعزازات کے ان کو قصبہ سنگھانہ کا منصب قضاد منصب صکاکت بھی عہد محمد شاہی میں بخشا گیا تھا۔ ان ہی کے عہد میں ۱۱۶۴ھ کے اندر شیخاوت حکمرانوں کا قصبہ سنگھانہ پر تسلط ہو گیا تھا۔

ان کے صاحبزادے حضرت سید شرف الدین حسینؒ تھے۔

اور ان کے صاحبزادے حضرت الحاج مولانا حکیم سید امانت علی شاہ صاحب سنگھانوی رحمتہ اللہ علیہ تھے۔ جو بہ عہد میر نظام علی خاں (والیٔ ریاست حیدرآباد دکن) کی افواج میں معزز عہدہ پر ممتاز تھے۔ بعد میں یہ ملازمت ترک فرما کر آنجہانی راجہ ابھے سنگھ صاحب والئی ریاست کھیتڑی (علاقہ جے پور) کے طبیب خاص مقرر ہوئے آپ ہی کے تیسرے صاحبزادے حضرت شاہ ولی محمد المشہور بہ شاہ ولی اللہ شاہ صاحب تذکرہ ہیں۔

آپ ۱۲۱۸ھ میں سنگھانہ میں پیدا ہوئے۔ یہ وہ زمانہ تھا کہ دہلی کو لارڈ لیک صاحب نے فتح کر لیا تھا اور نارنول جھجر میں شامل ہو چکا تھا۔ اسی طرح سنگھانہ کا تعلق مرکزی حکومت سے بالکل ٹوٹ چکا تھا۔

## پیدائش تعلیم و تربیت

ایام طفولیت و تربیت کا زمانہ شفیق والدۂ محترمہ کی آغوش میں گذرا۔

سن رشد و تمیز پر آپ کو پہلے پہل حضرت مولانا محمد بخش صاحبؒ کے حلقۂ درس میں بٹھلایا گیا۔ جن سے آپ کے دو بڑے بھائیوں یعنی حضرت سید محمد شاہ صاحبؒ اور حضرت سید امین الدین شاہ صاحبؒ نے بھی استفاضہ کیا ہے۔

حضرت مولوی محمد بخش صاحب مفتی صاحبان سنگھانہ کے خاندان میں سے تھے اور نہایت فاضل اور ذی علم ہستی تھے۔

حضرت ولی محمد شاہ صاحبؒ کی قلمی کتابوں (موجودہ کتب خانہ خانقاہِ سیکر) میں سے ہمیں ایک رسالہ ملا ہے جو عربی اور فارسی کے قواعد قراریہ صرف و نحو کے متعلق ہے۔ اس پر تاریخ اختتام ۱۱ رمضان المبارک ۱۲۲۴ھ ۹ جلوس والا ثبت ہے۔ یہ رسالہ مولوی محمد بخش صاحب نے اپنے عزیز شاگرد حضرت شاہ ولی محمد شاہ صاحبؒ کو عطا فرمایا تھا جو اُن کی یادگار کے طور پر کتب خانہ خانقاہِ عالیہ سیکر شریف میں اب تک موجود ہے۔

اٹھارہ سال کی عمر تک آپ مولوی صاحب ممدوح اور اپنے عم بزرگ اور والد محترم سے علوم رسمیہ اور فن طب کی تحصیل کرتے رہے۔ تقریباً ۱۲۳۷ھ سے آپ علاج معالجہ کا سلسلہ بھی شروع کر دیا تھا اور والد محترم کے مطب میں اور ۱۲۳۶ھ میں ان کے عازم حج ہونے کے بعد بڑے بھائی صاحب کے مطب میں بھی آپ نے کامیابی کے ساتھ معالجات کئے۔

آخیر ۱۲۴۲ھ میں حضرت مولانا مستجاب خانصاحب افغانی نرہڑ شریف

سے سنگھانہ تشریف لائے اور سرائے متصل خانقاہ حضرت شاہ غلام امامؒ میں مقیم ہوئے۔ ان کی ذاتِ اقدس سے سنگھانہ میں فیضِ علم جاری ہونے لگا۔ اس وقت آپ کی عمر اگرچہ ۲۴۔۲۵ سال کی ہو چکی تھی۔ آزاد مطب بھی فرماتے تھے شادی بھی ہو چکی تھی۔ مگر شوقِ علم کا یہ حال تھا کہ فوراً ان سے بھی تلمذ حاصل کیا۔ فقہ اور حدیث کی تمام متداول کتب ان سے دوبارہ نکالیں۔ ان کے علمی ذخیرہ سے آپ نے کئی کتابیں بھی نقل فرمائی تھیں۔

چنانچہ "منیۃ المصلی" آپ کی نقل کردہ قلمی کتب خانہ درگاہ شریف سیکر میں اب تک موجود ہے۔ اس کتاب میں آپ نے تصریح فرمائی ہے کہ یہ کتاب مولانا صاحب محمد حسنؒ کے کتب خانہ سے نقل کی گئی ہے۔ تاریخ تکمیل ذیقعد ۱۲۴۳ھ درج ہے

## ملازمت و معاش

۱۲۴۹ھ میں آپ کے والدِ محترمؒ کا وصال ہو گیا اور آپ کے بڑے بھائی حضرت سید محمد شاہ صاحبؒ والد کی جگہ ریاست کھیتڑی میں سرکاری طبیب مقرر ہو گئے تھے اگرچہ کچھ عرصہ پہلے ہی سے مطب فرمانے لگے تھے لیکن کنبہ شامل تھا اور سید محمد شاہ صاحبؒ کنبہ کے سرپرست تھے۔ آخر ۱۲۴۳ھ سے آپ نے پھر تعلیمی سلسلہ شروع فرما دیا تھا جو چھ سات سال تک جاری رہا۔ جب حضرت سید محمد شاہ صاحبؒ مستعفی ہو کر آگئے تو آپ ان سے اجازت لیکر ۱۲۴۹ھ میں بڑے بھائی حضرت سید امین الدین شاہ صاحبؒ کے ہمراہ ریاست جودھپور تشریف لے گئے اور مہاراجہ مان سنگھ صاحب بہادر والئی جودھپور کے یہاں دونوں بھائی تیس تیس روپے ماہوار تنخواہ پر ملازم ہو گئے

ریاست جودھپور سے آپ کے خاندان کا یہ پہلا تعلق تھا۔ سنہ ۱۲۵۰ھ میں حضرت سید محمد شاہ صاحبؒ کی شدید علالت کی خبر پہنچنے پر حصولِ رخصت کا انتظار نہ کر کے پریشانی کے عالم میں ملازمت ترک کر کے سب صاحبان سنگھانہ کی طرف روانہ ہو گئے۔ جے پور پہنچتے پہنچتے برادر بزرگوار کے انتقال کی اطلاع مل گئی۔ بعض ضروریات سے آپ سب صاحبان چند دنوں کیلئے جے پور ٹھہر گئے۔ آپ کا قیام سابقہ تعلقات کی بناء پر ڈیرہ سیکر میں ہوا تھا۔ اتفاق سے اس وقت سیکر کے نو عمر فرمانروا راؤ راجہ رام پرتاب سنگھ صاحب اور ان کے مصاحب نوند رام جی پروہت بھی وہیں موجود تھے۔ راؤ راجہ صاحب کو مسند نشین ہوتے ابھی تھوڑا ہی عرصہ گذرا تھا۔ اُنھوں نے مصاحب مذکور کی تحریک سے آپ کو اپنے یہاں رکھنے کیلئے بہت زیادہ اصرار فرمایا۔

چنانچہ آپ کو حضرت امین الدین شاہ صاحبؒ یہاں ہی چھوڑ کر خود سنگھانہ تشریف لے گئے۔ درگاہ شریف کے قدیم کاغذات سے ظاہر ہے کہ آپ ۴ ذی الحجہ ۱۲۵۰ھ / ۱۸۳۴ء یوم پنجشنبہ کو سیکر میں طبیب سرکاری کے عہدہ پر مامور ہوئے۔ تیس روپے ماہوار تنخواہ اور ایک ملازم کا پہیہ پندرہ روپے حسب رواج راجپوتانہ اور سواری وروشنی و پہرہ داری کا انتظام بھی سرکار کی طرف سے کیا گیا۔ اگرچہ آپ کو طبی ضروریات کے لیے رکھا گیا تھا۔ لیکن اس کے علاوہ راجہ راؤ صاحب نے اردو اور فارسی کی تعلیم بھی شروع کر دی تھی اور اس سبب سے راجہ راؤ صاحب آپ کا بہت زیادہ احترام کرنے لگے تھے۔

اگرچہ سنہ ۱۲۳۳ھ میں اجمیر کو انگریزوں نے فتح کر لیا تھا لیکن ایجنٹ گورنر جنرل راجپوتانہ کا ہیڈ کوارٹر دہلی تھا۔ چوتھے ایجنٹ گورنر جنرل کرنل لاکٹ

۱۲۴۸ھ / ۱۸۳۳ء سے اجمیر میں رہنے لگے۔ اجمیر کی اس مرکزیت کی وجہ سے رؤسائے راجپوتانہ کو اپنے سرکاری نمائندے یا وکیل وہاں رکھنے پڑے تھے چنانچہ دربار سیکر کی طرف سے بھی اجمیر شریف میں ایک کائستھ صاحب وکیل تھے۔ ایک دفعہ وکیل صاحب کی غلطی سے صاحب بہادر بہت ناراض ہو گئے۔ راؤ راجہ صاحب کو بہت تشویش ہوئی۔ حضرت صاحب سے عرض کیا کہ آپ اس معاملہ میں میری مدد فرمائیں نازک معاملہ ہے۔ آپ نے عذر فرمایا کہ سیاسی معاملات سے میرا کوئی تعلق نہیں مگر راؤ راجہ نے بہت اصرار کیا۔ بالآخر آپ خود اے جی جی صاحب کے پاس تشریف لے گئے۔ آپ کے خاندان میں غالباً یہ پہلا موقع تھا کہ کسی یوروپین سے ملنا ہوا۔ آپ کو ان لوگوں کے طور طریق، آئینِ گفتگو، طرزِ معاشرت و مزاج سے کسی قسم کی واقفیت تھی۔ صاحب بہادر کو اطلاع دی گئی کہ سیکر شریف کا وکیل آیا ہے۔ صاحب نے ملنے سے انکار کر دیا۔ پھر خود بخود اجازت دیکر بلوا لیا آپ کی نورانی صورت اور وجیہہ چہرہ دیکھ کر کچھ ایسا اثر پڑا کہ خلاف توقع نہایت احترام اور تلطف کے ساتھ پیش آیا۔ مترجم کے ذریعہ باتیں ہوتیں صاحب بہادر کو وکیل کی غلطی معلوم ہو کر راؤ صاحب کی طرف سے قطعی اطمینان ہو گیا۔ بعد میں راؤ صاحب کو بھی بلایا گیا اور ان سے بھی صاحب بہادر بڑے تپاک سے ملے اور حضرت صاحبؒ کی ان سے بڑی تعریف کی۔ اس وقت سے راؤ راجہ صاحب آپ کے بڑے معتقد ہو گئے۔ آپ سے عرض کیا کہ آج سے وکالت کے فرائض بھی آپ ہی انجام دیا کریں صاحب بہادر آپ سے بہت خوش ہیں۔ اگرچہ آپ نے بہت عذر کیا۔ لیکن راؤ راجہ کے اصرار پر اس

شرط کے ساتھ منظور کرلیا کہ میں اپنے علم کے مطابق صحیح واقعات بیان کیا کرونگا آپ کی منشار کے مطابق اطلاعات پہنچانا میرے لئے لازمی نہ ہوگا۔ ختم ۱۲۵۱ھ یا آغاز ۱۲۵۲ھ سے اس طرح آپ وکالت کے فرائض انجام دینے لگے تقریباً بارہ سال تک یعنی ۱۲۶۴ھ تک آپ نے یہ کام نہایت خوش اسلوبی سے انجام کو پہنچایا۔ اجمیر۔ آبو۔ اور جے پور میں اکثر اسی سلسلہ میں آنا جانا ہوتا تھا۔ اس زمانے کے اے جی جی صاحبان بھی آپ کی کارگزاری سے خوش اور مطمئن تھے۔ خاصکر کرنل جے سدرلینڈ صاحب جو ۱۲۵۳ھ سے ایجنٹ گورنر جنرل تھے۔ آپ سے بہت زیادہ خوش اور مہربان تھے چنانچہ ۱۲۶۳ھ میں بیکانیر اپنے ہمراہ آپ کو لیکر گئے تھے اور اکثر دوسرے مقامات کے دوروں پر بھی آپ کو اپنے ساتھ لیجایا کرتے تھے کرنل صاحب آپ کی پابندئ صوم وصلوٰۃ اور کھانے پینے میں تقویٰ نیز اسلامی معاشرت کے مداح رہتے تھے اور نہایت پسند فرمایا کرتے تھے۔ اس طویل زمانہ میں ہی آپ سلسلۂ بیعت میں منسلک ہو گئے تھے۔

## بیعت وخلافت

پہلے ذکر آچکا ہے کہ آپ وکالت سیکرکے سلسلہ میں عموماً اجمیر، آبو، اور جے پور آتے جاتے رہتے تھے۔ علمار، صلحار اور فقرار و مشائخ کی صحبت کا شوق چونکہ ہمیشہ سے تھا۔ جے پور میں حضرت مسکین شاہ صاحب کی تعریف سن کر آپ ان کی زیارت کیلئے گئے معمول کے مطابق سواری اور خادم ساتھ تھا مگر چہرۂ اقدس پر نظر پڑتے ہی سواری اور خادم کو الگ چھوڑ کر نہایت مودبانہ اور عقیدت مندانہ شان سے باریاب خدمت ہوئے۔ حضرت مسکین شاہ صاحبؒ نے حاضرین سے دریافت فرمایا کہ یہ کون ہے؟

لوگوں نے عرض کیا کہ بڑے صاحب کے یہاں بیکمرہ کے وکیل نیز راؤ راجہ صاحب کے اُستاد اور معالج خاص ہیں۔ شاہ صاحبؒ نے اپنے پاس بلاکر نام اور مقام پوچھا جب معلوم ہوا کہ آپ سنگھانہ کے ہیں تو فرمایا ہمارے عزیز بھائی سید امانت علی صاحبؒ کو جانتے ہو؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں ان کا لڑکا ہوں۔ حضرت مسکین شاہ صاحبؒ بہت خوش ہوئے اور شفقت سے گفتگو فرماتے رہے تھوڑی دیر کے بعد آپ اجازت لیکر اپنی قیام گاہ پر واپس تشریف لے آئے۔

دوسرے دن پھر گئے اور کچھ سوالات کا جواب لیکر واپس آگئے۔ مگر اب رات بھر بے چین رہے۔ تیسرے دن بیعت کی درخواست کی۔ حضرت مسکین شاہ صاحبؒ نے چند روز تامل فرمایا۔ اسی زمانہ میں آپ نے حضرت مسکین شاہ صاحبؒ سے کسی مقصد میں کامیابی کی دعا کیلئے عرض کیا۔ خدا کے فضل سے وہ مقصد پورا ہو گیا۔ چند روز اپنی خدمت میں رکھ کر بیعت کے شرف سے مشرف فرمایا اور ارشاد ہوا کہ ملازمت ترک کر کے گوشہ نشینی اختیار کرو۔ یہ ۱۲۶۳ھ کا واقعہ ہے۔ آپ چند روز جے پور ٹھہر کر پہلے اجمیر شریف گئے تاکہ اے جی جی صاحب کو جو آپ پر بہت مہربان تھے ترکِ ملازمت کے قصد کی اطلاع کریں اور اجازت لیں انہوں نے اصرار کر کے آپ کو دورہ بیکانیر میں اپنے ساتھ لے لیا۔ بیکانیر میں اس وقت آپ کے بڑے بھائی حضرت حکیم سید امین اللہ شاہ صاحبؒ اور ان کے صاحبزادے حضرت مولانا حکیم سید کرامت علی شاہ صاحبؒ مہاراجہ رتن سنگھ صاحب اور مہاراجہ کنور سردار سنگھ صاحب کے معالج خاص تھے۔

بیکانیر سے واپسی کے بعد آپ نے صاحب بہادر سے بھی باصرار اجازت حاصل کی اور سیکر آکر راؤ راجہ صاحب سے بھی جیسے ممکن ہوا اجازت لے کر ملازمت ترک فرمادی - راجہ صاحب نے اس امر پر بہت زیادہ اصرار فرمایا کہ آپ بحیثیت ملازمت چاہے نہ رہیں لیکن بحیثیت استاد اور بزرگ کے گڑھ (قلعہ) میں ضرور رہیں - آپ نے اس امر کو مرشد کی اجازت ملجانے کی شرط پر مان لیا - کچھ دنوں کے بعد آپ جے پور تشریف لے گئے تو حضرت مسکین شاہ صاحبؒ نے خلافت اور اجازت عطا فرمائی اور تبرکات مشائخ عطا فرمائے جو حسب ذیل ہیں :-

(۱) حضرت مولانا فخر الدین صاحب دہلویؒ کی کلاہ مبارک
(۲) حضرت میرزا مظہر جان جاناں دہلوی کا عصا مبارک
(۳) حضرت شاہ نیاز احمد بریلویؒ کی کھڑاؤں مبارک
(۴) حضرت مسکین شاہ صاحب کا قمیص مبارک[۱]

جے پور سے واپسی پر آپ سنگھانہ تشریف لے گئے چند روز قیام کر کے واپس جے پور آئے اور مرشد گرامی کی خدمت میں حاضر ہوئے اُنہوں نے فرمایا کہ تمہارے لئے مشائخ سلسلہؒ نے سیکر ہی کا حکم دیا ہے فی الحال قلعہ ہی میں رہو اور

---

[۱] یہ تمام تبرکات خانقاہ عالیہ سیکر کی مسجد شریف کے حجرہ میں محفوظ ہیں - بزمانہ عرس شریف ہر سال ۵ ذیقعدہ کی شام کو بعد نماز عصر ان تمام تبرکات کی زیارت عام لوگوں کو کرائی جاتی ہے -

اور دوسری ہدایت کا انتظار کرو۔ چنانچہ آپ سیکر تشریف لائے اور بدستور قلعہ (گڑھ) میں رہنے لگے۔ یہ ۱۲۶۴ھ کا واقعہ ہے۔ چنانچہ حصولِ خلافت واجازت کے بعد آپ نے جو مُہر بنوائی اس میں ۱۲۶۴ھ ہی ثبت ہے۔

کچھ دنوں تک آپ قلعہ ہی میں رہے۔ کچھ عرصہ کے بعد حضرت مسکین شاہ صاحبؒ جے پور سے کالوٹ تشریف لائے تو آپ نے پنے خاں نامی ایک مخلص معتقد کو ان کی خدمت میں بھیج کر دریافت فرمایا کہ اب میرے لئے کیا حکم ہے۔ حضرت مسکین شاہ صاحبؒ نے رومال میں باندھ کر کچھ انار بھجوائے اور کہلایا کہ سیکر کے کسی گوشہ میں جاکر رہو۔ چنانچہ آپ اُسی وقت اپنا بستر لپیٹ کر قلعہ سے باہر تشریف لے آئے۔ اور اس ویران جگہ پر آکر قیام فرمایا جہاں اب درگاہِ معلیٰ واقع ہے۔ آہستہ آہستہ مریدین و معتقدین کی جانب سے یہاں ضروری مکانات تعمیر ہوتے رہے۔

## تبلیغ و ہدایت

حصولِ خلافت واجازت کے بعد ہی آپ کی ذاتِ اقدس سے ہدایت وعرفان کا چشمۂ فیض جاری ہونے لگا۔ تعجب کی بات یہ ہے کہ اکثر بزرگان و مشائخ کو جو درجہ ریاضات شاقہ اور عرصۂ طویلہ کے بعد نصیب ہوا کرتا ہے آپ کو وہ بہت جلد حاصل ہو گیا اور آپ کے مریدین و معتقدین بہت جلد کمالات کو پہنچنے لگے۔ اس سے حضرت مسکین شاہ صاحبؒ کے روحانی تصرف اور آپ کی استعداد اور فطری قابلیت کا بخوبی اندازہ ہو سکتا ہے۔ چنانچہ ایک ایسا واقعہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے جس سے اس حقیقت پر روشنی پڑیگی۔

قلعہ سے باہر تشریف لانے اور موجودہ درگاہ کے احاطہ میں فروکش ہونے کے ساتھ ہی آپ نے بہ تقلیدِ سنّتِ نبی علیہ السّلام ایک رہائشی حجرہ اور مسجد کی تعمیر شروع کرا دی تھی۔ ان ہی دنوں میں آپ کے ایک مُرید پیر بخش نامی حج کے لئے گئے ہوئے تھے۔ وہ حرم محترم کی دیوار کے سایہ میں بیٹھے ہوئے درود شریف پڑھ رہے تھے کہ اچانک دیوارِ حرم کی ایک اینٹ ان کی گود میں آ پڑی۔ خدام کعبہ شریف نے اس کو لینا چاہا مگر وہ بعجز و الحاح اس اینٹ کو اپنے ساتھ سیکر لیکر آئے اور یہ واقعہ سنا کر اینٹ آپ کے حضور میں پیش کی۔ آپ نے حکم دیا کہ اس متبرک اینٹ کو مسجد شریف کی محراب کے اوپر والی طاق میں نصب کر دیا جائے۔ چنانچہ اس طاق میں وہ اینٹ اب تک موجود ہے۔ یہ مسجد درگاہِ معلّٰی کے احاطہ میں واقعہ ہے۔ اور مسجد حکیم صاحبؒ کے نام سے مشہور ہے۔ یہ واضح رہے کہ اگرچہ آپ کو خلافت و اجازت مل چکی تھی لیکن آپ نے بلحاظ ادب و احترام شیخ محترمؒ کی زندگی میں سوائے ان چند حضرات کے جن کیلئے بالتخصیص و بالتاکید شیخ بزرگ نے حکم فرمایا تھا اور کسی کو مرید نہیں فرمایا تھا۔ حضرت اکبر علی شاہ صاحبؒ کے ذریعہ ان میں سے صرف تین حضرات کے اسمائے گرامی معلوم ہو سکے جو یہ ہیں :-

(۱) آپ کے چھوٹے بھائی حضرت حکیم سید محمد علی شاہ صاحبؒ

(۲) حاجی پیر بخش صاحب سیکری۔ جن کا ذکر ابھی ہوا ہے۔

(۳) اور تیسرے بزرگ عبد اللہ صاحب باغبان سیکری۔ ان کے علاوہ

اور بھی چند حضرات تھے جن کے نام معلوم نہ ہو سکے۔

وصالِ شیخ کے بعد آپ نے حضرت محمد علی شاہ صاحبؒ کو خلافت بخشی اور کچھ دنوں کے بعد جناب عبداللہ صاحب سیکری کو خلافت عطا فرمائی نولگڈھ بھیجدیا۔ اسی زمانہ میں عام طور پر رجوع خلائق ہونے لگا اور نزدیک و دور کے لوگ جوق در جوق حاضر خدمت ہو کر حلقۂ ارادت میں شامل ہونے لگے۔ نہ صرف سیکر بلکہ گرد و نواح اور دور کے علاقہ جات سے بھی لوگ آتے تھے اور کامیاب و بامُراد ہو کر جاتے تھے۔

خاندان بھجر کے تمام افراد بھی نہایت عقیدت اور ارادت سے جوق در جوق آپ کے مُرید ہوئے۔ آپ کی عظمت اور جلالتِ شان کیلئے یہ واقعہ بجائے خود بہت اہم ہے کہ وہ خاندان جو آپ کی زندگی اور معاشرت سے واقف تھا اس کا بچہ بچہ ذکور و اناث میں سے کوئی بھی باقی نہ رہا جو سن بلوغ کو پہنچا ہوا ہو اور آپ سے بیعت کا شرف حاصل نہ کیا ہو۔ علاوہ مریدین کے آپ کے معتقدین کا دائرہ بھی بہت وسیع تھا۔ جس میں راجہ راؤ پرتاب سنگھ صاحب اور ان کے جانشین راؤ راجہ بھیروں سنگھ صاحب اور شہر کے تمام مسلم اور غیر مُسلم حکام و عمائد بھی شامل تھے۔

آپ نے اپنے نامور اور لائق بھتیجے حضرت مولانا حکیم سید کرامت علی شاہ صاحبؒ کو جو آپ کے عزیز ترین مُرید بھی تھے۔ خلافت عطا فرما کر اپنے بعد خانقاہ عالیہ کا سجادہ نشین مقرر فرمایا۔

۵ ذیقعدہ ۱۲۸۳ھ کو تہجد کے وقت آپ نے جامِ وصال نوش فرمایا

آپ کا عالی شان روضۂ مبارک زیارت گاہِ خاص و عام ہے۔ سالانہ ۳ر سے ۵ر ذی قعدہ تک، آپ کا عرس مبارک نہایت اہتمام سے منایا جاتا ہے[1]

---

[1] - آپ کی مکمل سوانح عمری کا صدی ایڈیشن ۱۳۸۰ھ میں شائع

# فہرست سجادگان

## آستانۂ عالیہ حضرت شاہ ولایت سنبھل شریف

ترتیب وار

۱:۔ حضرت مولانا حکیم سید کرامت علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ
خلیفۂ اعظم و جانشین اول

۲:۔ حضرت مولانا حکیم سیّد اکبر علی شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ
سجادہ نشین دوم

۳:۔ حضرت مولانا حکیم سیّد سجّاد حسین شاہ صاحب رحمتہ اللہ علیہ
سجادہ نشین سوم

۴:۔ حضرت حکیم سیّد شمشاد حسین صاحب
موجودہ سجادہ نشین چہارم — برائے ہندوستان
راقم الحروف — برائے پاکستان

★

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

# شجرۂ طیبہ

## خاندانِ عالی شان چشتیہ عالیہ نظامیہ نیاز یہ مسکینیہ رحمہ اللہ قدس سرہٗ

اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ والعاقبۃ للمتقین والصلوٰۃ والسلام علیٰ رسولہٖ

مُحَمَّدٍ وّاٰلِہٖ واصحابہٖ وازواجہٖ اجمعین

اے خداوندا تو ذاتِ کبریا کے واسطے

فضل کر مجھ پر محمّد مصطفٰے کے واسطے

میں ہوا ہوں سخت زار و بند محنت میں اسیر

کھول دے مشکل علیؑ مرتضےٰ کے واسطے

خواجۂ بصری حسن کا نام لایا ہوں شفیع

شیخ عبد الواحد اہلِ بقا کے واسطے

فضل کر مجھ پر طفیلِ خواجۂ ابنِ عیاض

شاہ ابراہیم بلخی بادشہ کے واسطے

حضرت خواجہ حُذیفہ کے لئے تو رحم کر

بو ہبیرۂ بصریؒ صاحب ہدیٰ کے واسطے

خواجۂ ممشاد کی خاطر مرا دل شاد کر

شیخ ابو اسحاق قطب چشتیا کے واسطے

خواجۂ ابدالِ احمدؒ بو محمد مقتدا
خواجۂ بو یوسف صاحب ہدیٰ کے واسطے

خواجۂ مودودِ حق اور خواجۂ حاجی شریف
خواجۂ عثمان اہل اقتدا کے واسطے

والیِ ہندوستاں خواجہ معین الدین حسن
خواجۂ قطب الدین قطب الاتقیا کے واسطے

کام شیریں کر طفیلِ خواجۂ گنج شکر
اور نظام الدین محبوب خدا کے واسطے

دل کو روشن کر طفیلِ شہ نصیر الدین چراغ
اور کمال الدین کمالِ اتقیا کے واسطے

دور کر ظلمت سراج الدین دنیا کے لیے
اور علیم الدین و حق علم الہدیٰ کے واسطے

حضرت محمود راجن سرورِ دنیا و دین
اور جمال الدین جمن صاحب ہدیٰ کے واسطے

شیخ حسن اور خواجۂ شیخ محمد کے طفیل
حضرت یحییٰ مدنی باصفا کے واسطے

سہل کر مشکل طفیل شہ کلیم اللہ ولی
اور نظام الدین مقبولِ خدا کے واسطے

پیر فخر الدین مولانا نیاز احمدؒ مجھے
بخش دے یا رب تو دونوں رہنما کے واسطے

یا الٰہی صاف کر دے دل مرا جوں آئینہ
شاہِ مسکیں پیر و مرشد باصفا کے واسطے

حامیِٔ دینِ محمدؐ حضرتِ شاہِ ولی
شہ کرامت متقی و پارسا کے واسطے

مشکلیں آسان کر دے اے خداوندِ جہاں
شاہِ اکبر پیر و مرشد باصفا کے واسطے

دین و دُنیا کے مقاصد میں مجھے کر کامیاب
حضرتِ سجاد مردِ باصفا کے واسطے

# حیات مبارک حضرت شاہ ولی محمد چشتیؒ ایک نظر میں

۱۲۱۸ھ ۱۸۰۳ء میں بمقام سنگھانہ آپ کی ولادت ہوئی۔

۱۲۲۲ھ ۱۸۰۷ء سے آپ کی تعلیمی زندگی کا آغاز ہوا۔

۱۲۳۷ھ ۱۸۲۱ء سے آپ کی طبی زندگی کا آغاز ہوا۔

۱۲۳۸ھ ۱۸۲۲ء میں آپ ہی کے خاندان کی ایک خاتون سے آپ کی شادی ہوئی اور اسی سال آپ کے والد بزرگؒ حج کیلئے تشریف لے گئے۔

۱۲۳۹ھ ۱۸۲۳ء میں حج سے واپسی پر راہ میں آپ کے پدر بزرگوار کا وصال ہوا۔

۱۲۵۰ھ ۱۸۳۴ء میں آپ ریاست سیکھر کے سرکاری طبیب خاص مقرر ہوئے۔ اسی سال حضرت نیاز احمد بریلویؒ کا وصال ہوگیا۔

۱۲۵۱ھ ۱۸۳۵ء میں انگریزی فوج سیکھر گئی اور سیکھر بلا مقابلہ خالی ہوگیا۔

۱۲۵۳ھ ۱۸۳۷ء میں بہادر شاہ ظفر کی رسم تاجپوشی ادا ہوئی۔

۱۲۵۶ھ ۱۸۴۰ء میں آپ سیکھر کے سرکاری وکیل بھی مقرر ہوئے۔

۱۲۶۳ھ ۱۸۴۶ء میں سیکھر میں بہت پر خطر فساد ہوا۔

۱۲۶۴ھ ۱۸۴۷ء میں آپ نے سیکھر کی ملازمت ترک فرمادی۔

۱۲۷۴ھ ۱۸۵۷ء میں غدر برپا ہوا۔

۱۲۷۵ھ ۱۸۵۸ء میں آپ کے مرشد گرامی حضرت مسکین شاہ صاحب کا وصال ہوگیا۔

۱۲۸۳ھ ۱۸۶۷ء میں آپ کا وصال ہوگیا۔

۱۲۹۴ھ ۱۸۷۷ء میں آپ کا عالی شان روضۂ مبارک تیار ہوا۔

# مناقب

## از حضرت مولانا حکیم سیّد کرامت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

خلیفہ و جانشین اوّل، حضرت شاہ ولایت

سیکر شریف

(بزبانِ ہندی)

چلوری سکھی، اُسی شیام نگر میں، جہاں پیا کھیلت ہوری

کبیر گُلال کو بادر چھائیو، رنگ میں رنگ بھروری

ایک پیا، تم سینس سہاگن، موتین سے مانگ بھروری

سن مُکھ ہو کر کھیلو ہوری، شیام کہے سو کروری

داس، کرامت، شاہ ولی کو سب مل بتیاں کہوری

پریم ہن ہے درس کی بھوکی، بیاکل جیورا بھوری

*

از حضرت مولانا ضیاء القادری صاحب بدایونی

سُلطانِ اولیاء ہیں چشتی ولی محمدؒ
بُرہانِ اصفیا ہیں چشتی ولی محمدؒ
اک عاشقِ خدا ہیں چشتی ولی محمدؒ
شیدائے مصطفےٰ ہیں چشتی ولی محمدؒ
سالارِ ازکیا ہیں چشتی ولی محمدؒ
سردارِ اتقیا ہیں چشتی ولی محمدؒ
خواجہ حسن سے چشتی نسبت جو ہے مکمل
محبُوبِ مرتضےٰ ہیں چشتی ولی محمدؒ
فیضِ علی ولی سے فضلِ محمدی سے
باعزّ و باعلا ہیں چشتی ولی محمدؒ
مسکین شاہ ولی سے پایا ہے فیضِ عرفاں
عارف ہیں باخدا ہیں چشتی ولی محمدؒ
رضوی ہیں فاطمی ہیں اولادِ مرتضےٰ ہیں
آلِ علی رضا ہیں چشتی ولی محمدؒ
تبلیغِ دینِ حق پر مائل رہے ہمیشہ
بے شبہ مقتدا ہیں چشتی ولی محمدؒ

مسند نشینِ عرش و قوسین پر فدا ہیں
معراجِ اتقا ہیں چشتی ولی محمدؒ

بابِ نیاز سے ہے اعزازِ چشت پایا
چشتی ہیں حق نما ہیں چشتی ولی محمدؒ

اسلاف آپ کے سب، اخلاف آپ کے سب
اربابِ باصفا ہیں چشتی ولی محمدؒ

چشتی و نقشبندی جتنے ہیں سائلِ در
سب آپ پر فدا ہیں چشتی ولی محمدؒ

بابِ قبول کی اک روشن کلید گویا
تیرے لبِ دُعا ہیں چشتی ولی محمدؒ

دربار میں تمہارے ہر وقت غم کے مارے
مائل بہ التجا ہیں چشتی ولی محمدؒ

راز و نیازِ حسن و اُلفت سے آشنا ہیں
رازِ فنا بقا ہیں چشتی ولی محمدؒ

وا ہیں درِ اجابت اُن کے لئے دُعا ہو
جو طالبِ دُعا ہیں چشتی ولی محمدؒ

ہم پر بھی ہو نگاہِ چشم و کرم خدا را
ہم بھی غزل سرا ہیں چشتی ولی محمدؒ

خواجہ ولی محمدؒ چشتی ہیں ظلّ خواجہ
حق کے ولی ضیا ہیں چشتی ولی محمدؒ

از جناب مولانا محمد شرف الدین صاحب یکتاؔ جودھپوری

○

چراغِ راہِ شریعت ولی محمد شاہ
امامِ بزمِ طریقت ولی محمد شاہ

تو ہی ہے حامیٔ سنت ولی محمد شاہ
ہے تو ہی ماحیٔ بدعت ولی محمد شاہ

ہے سر فگندہ تیرے در پہ شوکتِ شاہی
تو ہے وہ صاحبِ عظمت ولی محمد شاہ

نہ ہے یہ اوج کہ چشمک زنِ ثریا ہے
یہ تیرے بام کی رفعت ولی محمد شاہ

خوشا نصیب کہ سیکر ہے گلشنِ عرفان
یہ سب ہے تیری بدولت ولی محمد شاہ

ہے تیری زیست کا اک لازوال سرمایہ
تیری ولاد عقیدت ولی محمد شاہ

یہ انتہائے علم عمر دین کو کافی ہے
تیری مدد تیری نصرت ولی محمد شاہ

گیا ہے در سے خالی کوئی نہ جائے گا
کہ پوری کرتے ہیں حاجت ولی محمد شاہ

تیری جناب میں یکتاؔ ہوا ہے مدح سرا
تجھ کا ہے فرقِ عقیدت ولی محمد شاہ

○

از جناب وقار صدیقی صاحب

○

فقیہہ و عالم، نجیب و اشرف، ولیِ کامل، ولی محمدؒ
تیری خداداد عظمتوں کے ہیں سب ہی قائل، ولی محمدؒ

تیری توجہ، تیرے کرم سے ہوا ہے حاصل، ولی محمد
بہر قدم، جادۂ وفا ہیں، سوادِ منزل، ولی محمدؒ

تمہاری نسبت کی عظمتوں کا ثبوت کیا اس سے بڑھ کے ہوگا
نبی سے واصل، خدا سے واصل، جو تم سے واصل، ولی محمدؒ

بچا رہے ہیں ہر اک سفینے کو اب بھی طوفانِ گمرہی سے
محیط عرفاں ہیں بن کے روشنی، نشانِ ساحل، ولی محمدؒ

یہ نقشبندی سرورِ ذکری، یہ چشتیہ عشق و جذب و مستی
تمام اہلِ نظر نہ کیوں ہوں، تمہیں پہ مائل، ولی محمدؒ

تمہارا جلوہ، علی کا جلوہ، علی کا جلوہ، نبی کا جلوہ
بحُسن حق، تم کو مل گیا ہے وہ حسن کامل، ولی محمدؒ

نظامِ افکار انقلابی۔ دلوں میں توحید کی گلابی
بدل گیا ہے تیرے تصرف سے رنگِ محفل، ولی محمدؒ

بنا دیا سرزمین سیکر کو مرکز و مصدرِ ہدایت
عقیدتیں کیوں نہ سرنگوں ہوں، ہیں عرش منزل، ولی محمدؐ

یہ حسن تاریخ اللہ اللہ، وقار کا بن گیا وظیفہ
"وہ سرِ عرفانِ حق مکرم، وہ ہادیِٔ دل، ولی محمدؐ"

---

۱۲ ہجری ۸۳

○

از جناب وکیل رضی الزماں صاحب جوشؔ
(مرحوم)

○

تم عشقِ باصفا کے مصدر ولی محمدؐ
تم ذاتِ کبریا کے مظہر ولی محمدؐ
میں کیوں اُٹھاؤں اس کو رکھا رہے ہمیشہ
تیرے ہی آستاں پر یہ سر ولی محمدؐ
چڑھ کر جو پھر نہ اُترے اور گم خودی کو کر دے
للّٰلہ وہ پلا دے ساغر ولی محمدؐ
حضرت کے دم قدم سے کیسی بہار چھائی
گلزار ہو رہا ہے سیکر ولی محمدؐ
اس جوشؔ کو بھی مل جائے تم معدنِ سخا ہو
اُسی ہو کے میکدے کا ساغر ولی محمدؐ

○
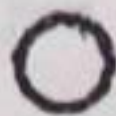
از جناب برگ یوسفی صاحب فتحپوری

دلوں کا حسنِ عقیدت ولی محمدؐ ہیں
جہاں میں شمعِ ہدایت ولی محمدؐ ہیں

نگاہ و دل ہیں بہ فیضانِ مصطفےٰ روشن
کہ آں چراغِ طریقت ولی محمدؐ ہیں

عقیدتوں کے قدم ڈگمگا نہیں سکتے
وہ رہنمائے شریعت ولی محمدؐ ہیں

یہی ہیں محرمِ رازِ نیاز علم و یقین
علی کا حسنِ نیابت ولی محمدؐ ہیں

مجھے حیات میں کم مائگی کا کیا شکوہ
کہ میرا دامنِ ثروت ولی محمدؐ ہیں

یہی ہیں منبعِ لطف و عطا و مصدرِ فیض
جہاں میں بحرِ سخاوت ولی محمدؐ ہیں

ان ہی کے در سے دیارِ رسول تک پہنچا
میری نگاہ کی جنت ولی محمدؐ ہیں

نہ پوچھ برگ بہ فیضانِ صد حجاب نہ پوچھ
میرے کلام کی زینت ولی محمدؐ ہیں

ازجناب میر نذر علی صاحب درد کاکوی

ہم بے بسوں کے مولا چشتی ولی محمدؒ

ہم دل دُکھوں کے آقا چشتی ولی محمدؒ

حق کا جمال خواجہ چشتی ولی محمدؒ

نورِ خدا کا جلوہ چشتی ولی محمدؒ

یادِ خدا میں رہتے، یہ اہلِ دل ہیں کہتے

تم سا نہ کوئی دیکھا چشتی ولی محمدؒ

زاہد تھے اور عابد لیکن خدا سے خائف

مرشد تھے ایسے اعلیٰ، چشتی ولی محمدؒ

اے دردؔ دل ہے کہتا فضلِ خدا سے یہ تھے

راہِ صفا میں یکتا، چشتی ولی محمدؒ

از حضرت مولانا صوفی عبدالشکور صاحب
نظامی کمبل پوش اکبر آبادی مقیم حیدر آباد

کیا آپ کی ہو مدحت چشتی ولی محمدؒ
ہیں آپ در حقیقت، چشتی ولی محمدؒ

اے نیّر سیادت، چشتی ولی محمدؒ
خورشیدِ برج رافت، چشتی ولی محمدؒ

نورِ مہِ رسالت، چشتی ولی محمدؒ
آئینۂ ولایت، چشتی ولی محمدؒ

اے والیٔ ریاست، چشتی ولی محمدؒ
تیری ہے بادشاہت، چشتی ولی محمدؒ

سرتا بپا کرامت، چشتی ولی محمدؒ
تم ہو بشرِ ولایت، چشتی ولی محمدؒ

اے بلبلِ معینی تیرے ہی دم قدم سے
سیکر ہے باغ جنت، چشتی ولی محمدؒ

نام حضور جس دم آتا ہے میرے لب پر
ہوتی ہے دل کو فرحت، چشتی ولی محمدؒ

مسکین شاہ کا صدقہ، امداد ہو خُدارا

بہرِ شرِ کرامت، چشتی ولی محمدؒ

وہ مردِ باخدا ہے مقبولِ کبریا ہے

جس کو ہے تم سے نسبت، چشتی ولی محمدؒ

ابرِ کرم کی صورت برسا بہار رِم جھم

اے منبعِ سعادت، چشتی ولی محمدؒ

محبوبِ کبریا ہو، مقبولِ مصطفےٰ ہو

اللہ رے ریاضت، چشتی ولی محمدؒ

سیکری میں ہو کے حاضر کچھ حالِ دل سناؤں

نکلے گی کب یہ حسرت، چشتی ولی محمدؒ

صدر شکِ گلستاں ہے وہ دل قسم خدا کی

گر ہو تیری محبت، چشتی ولی محمدؒ

اخلاق مصطفائی ہر گفتگو کا مظہر

حق گوئی تیری عادت، چشتی ولی محمدؒ

اکرام سیکری پر، چشتی شکورؔ پر بھی

ہو جائے چشمِ رحمت، چشتی ولی محمدؒ

از حکیم سید اکرام حسین سیکمری

مطلوبِ کبریا ہیں حضرت ولی محمدؒ
محبوبِ مصطفےٰ ہیں حضرت ولی محمدؒ
مل جائے بے نوا ہیں حضرت ولی محمدؒ
عالم کے پیشوا ہیں، حضرت ولی محمدؒ
تنویرِ اولیا ہیں حضرت ولی محمدؒ
توقیرِ اتقیا ہیں حضرت ولی محمدؒ
نورِ نگاہِ زہرا ہے ان کی ذات والا
اولادِ مرتضےٰ ہیں حضرت ولی محمدؒ
مظلومِ کربلا کے گلشن کی آبرو ہیں
فخرِ علی رضا ہیں، حضرت ولی محمدؒ
آئینہ جمالِ ذاتِ حبیبِ حق ہیں
مرآتِ حق نما ہیں حضرت ولی محمدؒ
گنجینۂ علوم و عرفان ہے ان کا سینہ
سالارِ اصفیا ہیں حضرت ولی محمدؒ

دُرِ یمِ عرب ہیں، فخرِ شہِ نجف ہیں
مقصودِ اتقیا ہیں، حضرت ولی محمدؒ
ہے گرم اُن کے دم سے سیکر کی بزمِ وحدت
ایمانِ اولیاء ہیں حضرت ولی محمدؒ

اکرام کو ملی ہیں جو عظمتیں جہاں میں
سب آپکی عطا ہیں، حضرت ولی محمدؒ

از حکیم سید اکرام حسین سیکری

نبی کے نورِ نظر ہیں ولی محمد شاہ
علی کے لختِ جگر ہیں ولی محمد شاہ
ہیں سالکانِ رہِ حق کے کعبۂ مقصود
مطاعِ اہلِ نظر ہیں ولی محمد شاہ
مقامِ عشق و محبت کے راز دار و امین
یمِ عرب کے گہر ہیں ولی محمد شاہ
چراغِ راہِ ہدایت ہے ان کا نقشِ قدم
عطائے خیرِ بشر ہیں ولی محمد شاہ

خدا کے دوست، خدا آشنا ہیں وہ اکرامؔ
ولائے حق کے ثمر ہیں ولی محمد شاہ

از جناب رونق بجو دھپوری

جلالِ شاہِ شہیداں ولی محمد ہیں
جمالِ فخرِ رسولاں ولی محمد ہیں
ہر اک ادا میں ہے اک شان، بو ترابی کی
دلیلِ رحمتِ یزداں ولی محمد ہیں
نظر کو کیوں نہ تجسس ہو ان کے جلووں کا
ہزار جلوہ بداماں ولی محمد ہیں
ضیائے نورِ رسالت کی ہے جھلک ان میں
اک آفتابِ درخشاں ولی محمد ہیں
ہے جن کے دم سے فزوں روشنی ہدایت کی
وہ رہبرِ رہِ عرفاں ولی محمد ہیں
اس اعتبار سے ہے دردِ دل نویدِ وصال
کہ میرے درد کا درماں ولی محمد ہیں
ضیائے حسنِ رضا اور رنگِ آلِ رسول
عقیدتوں کا گلستاں ولی محمد ہیں

حوادثِ غمِ دوراں کا مجھکو خوف نہیں
میرے انیس و نگہباں ولی محمدؐ ہیں
مقامِ رفعتِ انساں کو ڈھونڈنے والو
وقارِ عظمتِ انساں ولی محمدؐ ہیں
قدم قدم پہ فروزاں ہیں آپ کے جلوے
نظر نظر میں نمایاں ولی محمدؐ ہیں
وہ جن کے دم سے مقدس زمینِ سیکر ہے
اک ایسا چشمۂ فیضان ولی محمدؐ ہیں

خوشا نصیب کہ ! رونق میرے تصوّر کے
امام و مرشدِ ذی شان ولی محمدؐ ہیں

# قطعات تاریخ وصال

حضرت شاہ ولی محمد چشتی رحمۃ اللہ علیہ

از حضرت صادق صاحب بلوی مقیم حیدرآباد

ہر اک سمت فضاؤں میں شورشِ غم ہے
منا رہا ہے زمانہ یہ کس کا ماتم آہ
زمیں پہ غنچہ و گل کی ہے شکل اُداس اُداس
فرازِ چرخ پہ غم سے ہے زرد چہرہ ماہ
ہر ایک موج خود اک نقشِ بے قراری ہے
ہر ایک حباب بھی سر پھوڑتا ہے کر کے آہ
ہر ایک سینے میں بے چین ہو گیا ہے جگر
ہر ایک دل میں بپا حشر ہے خدا کی پناہ
ہر ایک آرزوئے دل گھٹی گھٹی سی ہے
کہ جیسے ہو گیا ہو درد و غم سے کوئی تباہ
جو چشمِ زخمِ الم، صرفِ اشکباری ہے
شکستِ دل سے غم آگیں ہے آرزو کی نگاہ
غرض کہ رنج و الم کا اُٹھا کیا طوفان
رہا یہ شغل جنون خیز یونہی شام و پگاہ

کہا جو راز کہ شاہ ولی محمد نے
خوشی سے چھوڑ کے ہستی کو لی عدم کی راہ

تو یہ خیال نے تاریخ دی مجھے صادق
گئے ہیں خلد کو سیّد ولی محمد شاہ

۸۳ ھ ۱۲

نوشتہ ۲۴ جون ۶۳ء

ازجناب شمیم صاحب متھراوی

ایک دنیا ہوئی تھی صرفِ ملال
سالِ غم ہے شمیم بے سر زیب

شاہ صاحب کا انتقال ہوا
"حضرت شاہ کا وصال ہوا"

۱۸ ۶۷

۶۷ ۶ ۱۸

ازجناب ادیب گلشن آبادی

حضرت شاہِ ولی قبلۂ اہلِ حاجت
خاکِ پا جن کی شہنشاہوں کو وجہ عظمت

جب ہوئی مجکو ادیب جستجوئے سالِ وصال
آئی آواز کہ ہو ان پہ "خدا کی رحمت"

۱۲۸۳ھ

از جناب مولانا ابوالعجز ساجد اسدی صاحب جلپوری

## مدحت ہادیِ راہِ خُدا

۱۲۸۳ھ

ڈھونڈ لی دل نے اک فلاح کی راہ
یعنی مدحِ ولی محمد شاہ

وہ کہ جو مہر تھے شریعت کے
اور طریقت کے آسماں کے ماہ

ان کی ہستی تھی ایک رحمتِ حق
ان کو حاصل تھا اک دلِ آگاہ

اُس کو پارس بنا گئی یکسر
پڑ گئی جس پہ ان کی ایک نگاہ

نورِ ایمان سے کر دیا روشن
دل جو عصیاں سے ہو گئے تھے سیاہ

اُن کے دامن کا جس پہ سایہ تھا
اُس کو آفات سے ملی تھی پناہ

جس کے رہبر بنے وہ دُنیا میں
وہ نہ ہرگز ہوا کبھی گمراہ

مرتبہ کیوں نہ اُن کا ہو اعلیٰ
اُن کو حاصل تھا فیضِ "مسکین شاہ"
بہرِ مخلوق اب بھی سیکہ میں
منبعٔ فیض اُن کی ہے درگاہ
جب سدھارے وہ دارِ فانی سے
روزِ روشن بھی ہو گیا تھا سیاہ
فکرِ تاریخ میں، مری ساجد
آسماں کی طرف اُٹھی جو نگاہ

یہ ندا آئی خلد میں پہنچے
دل شگفتہ ولی محمد شاہ

۱۲ ھ ۸۳

از حضرت مولانا سید محمد علی صاحب ارمؔ نزبری

دلی محمد ولیٔ خدا — ہے خود مظہر مرتبہ اُن کا نام
لکھا چاہا جب اُن کا سالِ وفات — تو ہاتف نے خوش ہو کے با احترام
کہا لکھ! ارمؔ یہ بوسطِ ادب
"ملا قصرِ جنت برائے قیام"

۱۲۸۳ھ

از جناب منشی عبدالوحید خانصاحب
احقر سلیمانی اجمیری

مہ ذیقعدہ، تیری پانچیں کو
ولیٔ حق سدھارا سوئے رحمان
اندھیرا ہوگیا جاتے ہی تیرے
سپہر معرفت کے ماہِ تابان
ریاضِ معرفت اللہ اکبر
حقیقت میں یہ تھے اک قطبِ دوران
علی سے پائی ورثہ میں سخاوت
لٹاتے ہیں متاعِ دین و ایمان
میاں مسکین شاہ صاحب نیازی
طریقت میں ہیں ان کے خضرِ عرفان
گلیمِ فقر مرشد نے عطا کی
بحکمِ شاہِ مرداں شیرِ یزدان
سنِ رحلت کہو برجستہ احقرؔ
"یہ ہے لو عکسِ شمعِ نورِ عرفان"

۱۳۸۳ھ

از حضرت مولانا صوفی عبدالشکور صاحب نظامی کمبل پوش حیدرآباد

عاشق خیر البشر رخصت ہوئے
وہ ولی با اثر رخصت ہوئے

دم میں مولا سے ملا دیتے تھے جو
وہ ہمارے راہبر رخصت ہوئے

اب سکونِ دل کہاں ہم کو نصیب
غمزدوں کے چارہ گر رخصت ہوئے

جن کے رُخ کی روشنی سیکڑ ہیں کفی
ہائے وہ رشکِ قمر رخصت ہوئے

شامِ غم نے چھاؤنی چھائی یہاں
وہ بہنگامِ سحر رخصت ہوئے

خون کے آنسو ہیں آنکھوں سے رواں
دل میں جو کرتے تھے گھر رخصت ہوئے

زلف و رُخ کا اُن کے کافی ہے خیال
کیکیے یہ شام و سحر رخصت ہوئے

جنت الفردوس ہے جن کا مکان
آج وہ عالی گہر رخصت ہوئے

غیب سے آواز آتی ہے شکور

"کعبۂ اہلِ نظر" رخصت ہوئے

۱۳۸۳ھ

از جناب طالبؔ اجمیری

طریقت کیش باہم کہہ رہے ہیں
ولیٔ حق ہوا ہے حق سے واصل
ہیں اہلِ سلسلہ مغموم و محزون
سوئے جنت سدھارے پیرِ کامل
دُرِّ مقصود سے دامان بھرے ہیں
پھرا در سے نہ خالی کوئی سائل
شہِ مسکین شاہ نے طے کرائیں
بہ لطفِ خاص عرفاں کی منازل
بہ فیضِ مصطفےٰ و مرتضےٰ یہ
سکھائے تھے تصوف کے مسائل
بنے ہیں کشورِ عرفاں کے سلطاں
یہ کیا کم ہے عطائے شیخ کامل

ملائک نے کہی تاریخ طالبؔ
ہوئے ہیں آج جب جنت میں داخل
۱۳۸۳ھ

بزبان ہندی

از سید الاطبا حکمت مآب حضرت مولانا حکیم سید کرامت علی شاہ صاحبؒ

پیا کی خبر نہیں پائی، پھروں ڈھونڈت گھبرائی

غالی کا چاند پانچویں تاریخ، شبھ دن لگن لگائی

نیہہ بھیجو وانکو پیا سے ملن کو، یہی بات من بھائی — سب سکھین کو ترٹ پائی

سب سکھیاں، مکھ دیکھ پیا کو ندیاں نین بہائی

شاہ ولی سے یوں جا کہیو موہے کیوں بسرائی — یہ کیا دل میں سمائی

پیارو، پار اُتر گیو، ہم سے ادھ بیچ نیہہ ترائی

رین دنا تڑپت ہوں اُن بن میں برہن کی ستائی — آگ سمند لگائی

داس کرامت، بیس نیوا کے سرن تہاری پائی

میں منگت بھکیاری تہاری، تھا ن ہی سے نیہہ لگائی — پیا کی چھب من بھائی

بزبانِ ہندی

ازجناب تاج محمد جی باغبان سیکری خادمِ خاص حضور شاہ ولایت

ہائیوری شیام پیارو، سکھی سب روپ نہارو

چاند خدا کا تاریخ پانچیں جان دن شیام سدھارو

اللہ حکم دیا حورن کو جاکے بہشت سنوارو ہائیوری شیام پیارو

نیاز احمد جی کو نبس اُجیاگر، مسکین شاہ کو راج دلارو

غلام علی شاہ جی کو چھیل رنگیلو شاہ ولی متوارو ہائیوری شیام پیارو

نقشبند کا رنگ منگواکر، چشت کو بھر پچکارو

سب سکھین رنگ دِنی سانورے اب کے وار ہمارو ہائیوری شیام پیارو

شہر سنگھانہ وطن مبارک، سیکری کیو اُجیارو

بستی چھوڑ جنگل میں ڈیرا چشت کو رنگ کیو جارو ہائیوری شیام پیارو

از حضرت مولانا عبدالمجید خانصاحب افضل قردلوی

وَلَوْ کَانَ شَیْخ وَلِیُّ مُحَمَّدٗ　　کَمَنْ اِفْتَقَدْنَا "بِاغفرِ" مَحَالَۃ
۱۲۸۳ھ

لَکَانَ وَلِیُّ اللہ لَا رَیْبُ اَفْضَلُ　　فَتَارِیْخِہٖ عِدَّتُ ذِی قَعدِ خَمْسَہ

نوشتہ ۴؍ نومبر ۱۹۶۲ء

از جناب ابواللسان حافظ محمد عبدالرحمٰن صاحب بسمل سنبھاروی گیاوی، مصنف نوائے فروش و دیگر کتب

★

قطب زمانہ سید شاہ ولی محمد آہ　　کردہ ازیں جہان بقصرِ خلد بریں قیام آگاہ
صوفی وصافی عارفِ کامل وحق شناس بود　　بادا بسر مزار او بارشِ رحمت آلہ

بسمل سنِ وصال او کرد از سرِ الم رقم
"راہی سوا ارم شدہ شاہ ولی محمد آہ"

۱۲　　ھ　　۸۳

مادہ تاریخ از آیت قرآن مجید

از جناب مولوی فہیم الدین صاحب مرحوم متوطن قصبہ براہٹہ علاقہ جیپور

جَنّٰتُ عَدْنٍ یَدْخُلُوْنَہَا

۱۲　　ھ　　۸۳

از حضرت مولانا سید عبدالحمید صاحب سنگھانوی رحمۃ اللہ علیہ

گرد رحلت چون شہ قدسی مکان

زین جہان سوئے گلستان جنان

پنجم از ذیقعد و از فصلِ ربیع

بود ایام بہار بے خزان

بہرِ تاریخ ایں ندا آمد حمید

"بد ولی اللہ شمسِ چشتیان"

۱۲ ھ ۸۳

از جناب سید خورشید علی صاحب مہر نقوی جے پوری

یوم وصال نیک پنجم ماہ ذی قعد

دو شنبہ بمقام سیکر پسندیدہ ریاست جے پور

۱۲ ھ ۸۳ ۱۸ ۶ ۶۷

امینِ دولتِ عشقِ خدا و عشقِ رسول

بہارِ گلشنِ عرفاں ولی محمد شاہ

بگفت ہاتفِ غیبم بسالِ ترحیلش

"بخلدِ صاحبِ ایماں ولی محمد شاہ

۱۲ ھ ۸۳

از حضرت مولانا ضیاء القادری صاحب بدایونی

شاہ ولی محمد چشتی چو کرد رحلت — گفت آسمان کہ رفتہ شیخ فرشتہ تمثا
آمد ندائے غیبی از آسمان بگو شم — "چشتی ولی محمد والا منش" بگو سا

۱۲ ھ ۸۳

از جناب حضور احمد صاحب سلیم پروفیسر شعبۂ فارسی سندھ یونیو

اے سلیم از مدح شہ خاموش باش — تو چہ دانی از مقاماتش خبر
تو کجائی و کجا حرفِ ثنا — از ولیٔ کامل والا گہر
"کارِ پاکان را قیاس از خود مگیر" — کارِ پاکان را بچشمِ دل نگر
ہاں! مگر باشی سہیمِ فیضِ او — وصفِ حضرت کن بعنوانِ دِگر

ایں زمن نذرِ عقیدت ہست وہم
سالِ رحلت "کعبۂ اہلِ نظر"

۱۲۸۳ ھ

خداوندِ کریم کی عنایت اور مدد سے بتاریخ ۳۰ دسمبر ۱۹۶۲ء کو یہ مجموعہ اختتام کو پہنچا۔

سید اکرام حسین سیکری
مکان ۹۸۱ لونگ بھگت گلی۔ شاہی بازار
حیدرآباد (پاکستان)